۹۔ جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

۹ء۲ ساتواہن راج گھرانا

۹ء۳ واکاٹک راج گھرانا

۹ء۴ چالوکیہ راج گھرانا

۹ء۵ پلّو راج گھرانا

۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

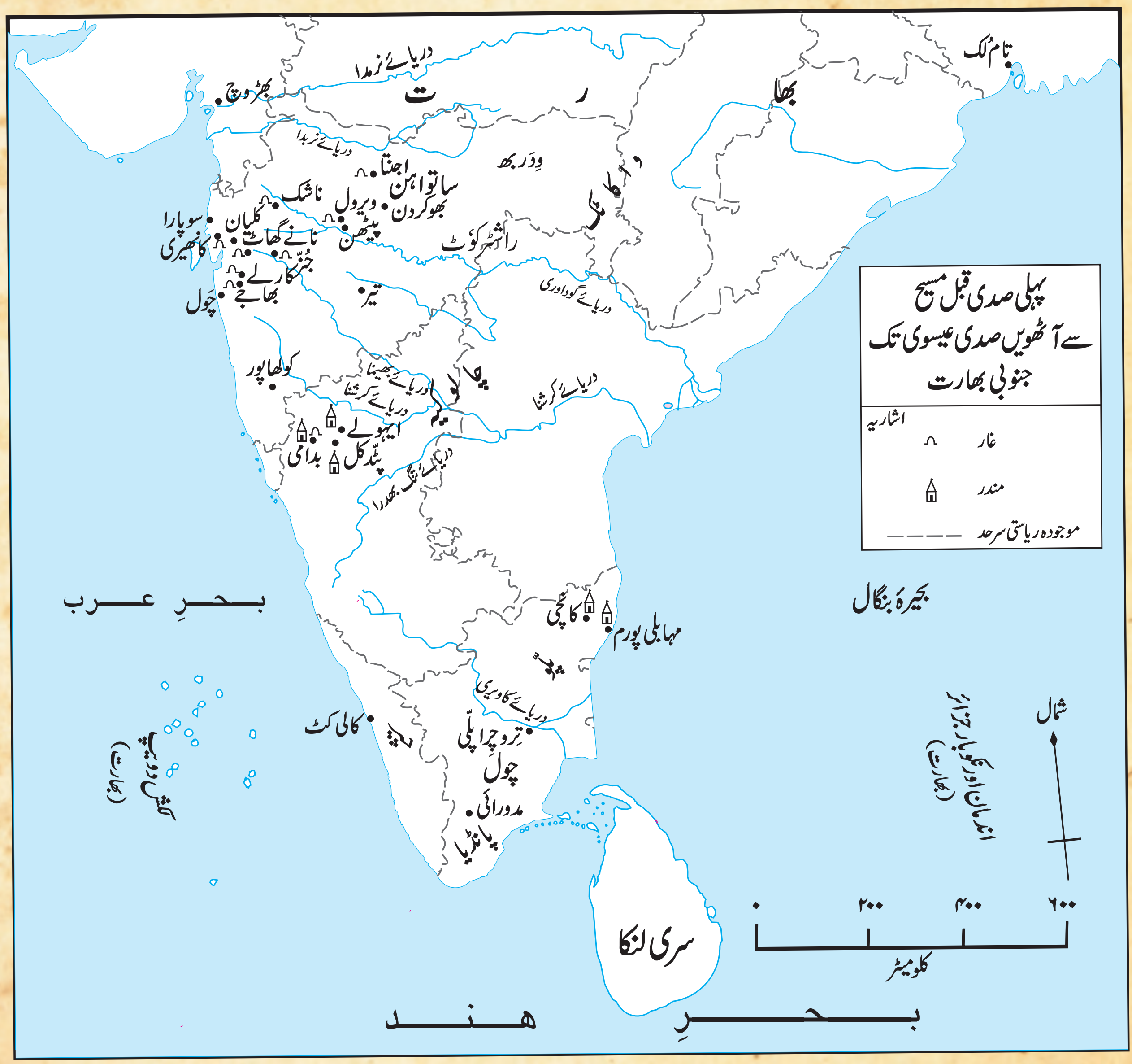

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں جنوبی بھارت کے اہم مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

جنوب کی قدیم حکومتوں میں سے اس وقت کے ادب میں تین حکومتوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ حکومتیں چیر، پانڈیا اور چول

تھیں۔ یہ حکومتیں چوتھی صدی قبل مسیح میں یا اس سے بھی پہلے موجود تھیں۔ ان کا ذکر رامائن اور مہابھارت کی عظیم رزمیہ نظموں میں کیا گیا ہے۔ ان تین حکومتوں کا ذکر تامل زبان کے سنگھم ادب میں ہے۔ موریہ سمراٹ اشوک کی تحریروں میں بھی ان کا ذکر ہے۔ 'پیری پلس آف دی ایریتھرین سی' نامی کتاب میں کیرلا کی انتہائی اہم بندرگاہ 'مُجھیریس' کا ذکر بھی ہے۔ یہ بندرگاہ چیر کی حکومت میں تھی۔ بندرگاہ مجھیریس سے مسالے، موتی، قیمتی ہیرے وغیرہ اٹلی کے شہر روم اور دیگر مغربی ممالک کو درآمد کیے جاتے تھے۔ پانڈیا حکومت موجودہ تامل ناڈو میں تھی۔ وہاں کے عمدہ معیار کے موتیوں کی خوب مانگ تھی۔ پانڈیا حکومت کی راجدھانی مدورائی تھی۔ قدیم چولوں کی حکومت تامل ناڈو کے تِروچِرا پلّی کے آس پاس کے علاقے میں تھی۔

۲ء۹ ساتواہن راج گھرانا

موریہ حکومت کے زوال کے بعد شمالی بھارت کی طرح مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک ریاستوں کے مقامی حکمراں آزاد ہوگئے۔ انھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کیں۔ ان میں ایک حکومت ساتواہن راج گھرانے کی تھی۔ پرتشٹھان (پیٹھن) اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ راجا سِمُک ساتواہن خاندان کا بانی تھا۔ ضلع پونہ میں جُنّر کے قریب نانے گھاٹ کے غار میں کندہ تحریر میں اس خاندان کے اہم افراد کے نام موجود ہیں۔ کچھ ساتواہن حکمراں اپنے نام سے پہلے ماں کا نام لگاتے تھے مثلاً گوتمی پتر ساتکرنی۔

گوتمی پتر ساتکرنی خاص طور پر ساتواہن خاندان کا مشہور راجا تھا۔ اس کی بہادری کے کارناموں کا بیان ناشک کے غاروں میں کندہ تحریروں میں ہے۔ اس نے شک راجا نہپان کو شکست دی۔ ناشک کی تحریروں میں گوتمی پتر کا ذکر 'تری سمدر توئے پیت واہن' کے طور پر کیا گیا ہے۔ توئے کا مطلب پانی ہے۔ واہن یعنی گھوڑے، راجا کی سواری۔ اس پورے فقرے یعنی 'تری سمدر توئے پیت واہن' کا مطلب ہے جس کے گھوڑوں نے تین سمندروں کا پانی پیا ہے۔ تین سمندر سے مراد بحرِ عرب، بحیرۂ بنگال اور بحرِ ہند ہیں۔ اس کے دور میں ساتواہنوں کی حکومت شمال کی جانب دریائے نربدا سے جنوب میں دریائے تنگ بھدرا تک پھیلی ہوئی تھی۔

پراکرت زبان مہاراشٹری میں ساتواہن راجا 'ہال' کی کتاب 'گاتھا سپتشتی' بہت مشہور ہے۔ اس کتاب میں ساتواہن عہد کے لوگوں کی زندگی کے بارے میں معلومات دی گئی ہے۔

ساتواہن عہد میں بھارت کی تجارت میں بے حد اضافہ ہوا۔ مہاراشٹر کے پیٹھن، تیر، بھوکردن، کولھاپور جیسے مقامات کو تجارت کے مراکز کے طور پر خاص اہمیت حاصل ہوئی۔ اس عہد میں وہاں کئی فنی اشیا کی پیداوار ہونے لگی۔ بھارت کی اشیا کو روم تک برآمد کیا جاتا تھا۔ بعض ساتواہن سکّوں پر جہازوں کی تصویریں ہیں۔ مہاراشٹر میں اجنتا، ناشک، کارلے، بھاجے، کانھیری، جنر کے غاروں میں سے کچھ غار ساتواہن عہد میں تراشے گئے ہیں۔

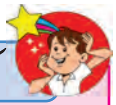

کیا آپ جانتے ہیں؟

نانے گھاٹ : پونہ اور تھانہ ضلع کی سرحدوں پر واقع جُنّر-مرباڑ روڈ (گھاٹ کا راستہ) نانے گھاٹ کے نام سے مشہور ہے۔ پانچ کلومیٹر لمبائی کا یہ راستہ تقریباً دو ہزار برس پہلے ساتواہنوں کے دَور میں بنایا گیا تھا۔ پہلے یہ گھاٹ دیس (خاندیش) اور کوکن کے درمیان اہم تجارتی راستوں میں سے ایک تھا۔ تجارت اور نقل وحمل کے لیے یہ گھاٹ کا راستہ استعمال کیا جاتا تھا۔ نقش کندہ رنجن (پانی کا بڑا مٹکا) آج بھی وہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ نانے گھاٹ کے غاروں میں ساتواہن راجاؤں کی مورتیاں اور قدیم کتبے ہیں۔ ساتواہن راجاؤں اور رانیوں کے عطیات کا بیان یہاں کے کتبوں میں ہے۔

جہاز کی تصویر والا ساتواہن سکّہ

کارلا کا بدھ مندر

۳ء۹ واکاٹک راج گھرانا

تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں ساتواہنوں کا اقتدار کمزور ہوگیا۔ اس کے بعد عروج پر آنے والے راج گھرانوں میں واکاٹک ایک طاقتور راج گھرانا تھا۔ 'وِندھیہ شکتی' واکاٹک راج گھرانے کا بانی تھا۔ وندھیہ شکتی کے بعد پرَوَرسین اوّل راجا بنا۔ پرَوَرسین کے بعد واکاٹک کی حکومت تقسیم ہوگئی۔ ان میں دو شاخیں اہم ہیں؛ پہلی شاخ کی راجدھانی نندی وردھن (ناگپور کے قریب) تھی۔ دوسری شاخ کی راجدھانی وَتس گُلم یعنی موجودہ واشم (ضلع واشم) تھی۔ پرَوَرسین اوّل نے واکاٹک سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں واکاٹک کی سلطنت شمال میں مالوہ اور گجرات سے جنوب میں کولھاپور تک پھیلی تھی۔ اس زمانے میں کولھاپور کا نام 'کُنتل' تھا۔ گپت سمراٹ چندر گپت دوم کی بیٹی پربھاوتی کی شادی واکاٹک راجا رُدرسین دوم سے ہوئی تھی۔ اس سے متعلق معلومات ہمیں پہلے حاصل ہوچکی ہے۔

واکاٹک راجا ہری شین کا وزیر وراہ دیو تھا۔ وہ بدھ مذہب کا پیروکار تھا۔ اس نے اجنتا میں سولہ نمبر کے غار کو ترشوایا تھا۔

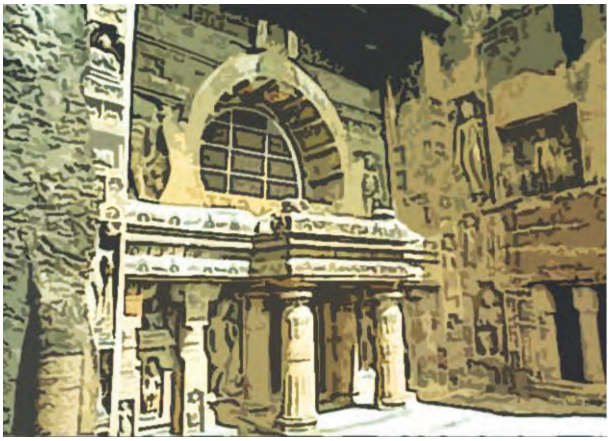

اجنتا کا ایک غار

ہری شین کے دورِ حکومت میں اجنتا کے بعض دوسرے غاروں کو ترشوانے اور انھیں تصاویر سے مزین کرنے کا کام کیا گیا۔ واکاٹک راجا پرَوَرسین دوم نے پراکرت زبان 'مہاراشٹری' میں 'سیتو بندھ' نامی کتاب کی تخلیق کی۔ اسی طرح کالیداس کی نظم 'میگھ دوت' بھی اسی عہد کی تخلیق ہے۔

اجنتا کے غار کی ایک تصویر
اجنتا میں بودھی ستّو پدمپانی

۹۔۴ چالوکیہ راج گھرانا

کرناٹک کے چالوکیہ راج گھرانے کا اقتدار مستحکم تھا۔ واکاٹکوں کے بعد جو حکومتیں مضبوط و مستحکم ہوئی تھیں ان میں کدمب، کلچوری وغیرہ حکومتیں شامل تھیں۔ ان سب پر چالوکیہ راجاؤں نے برتری حاصل کر لی تھی۔ پُل کیشی اوّل نے چھٹی صدی عیسوی میں چالوکیہ خاندان کی داغ بیل ڈالی۔ کرناٹک کا ایک مقام بدامی اس کی راجدھانی تھا۔ بدامی کا پرانا نام 'واتاپی' تھا۔ چالوکیہ راجا پُل کیشی دوم نے سمراٹ ہرش وردھن کے حملے کو پسپا کر دیا تھا۔ چالوکیہ راجاؤں کے دَورِ حکومت میں بدامی، ایہولے، پٹّدکل جیسے مقامات کے مشہور منادر تعمیر کیے گئے۔

پٹّدکل کا مندر

۹۔۵ پلّو راج گھرانا

پلّو حکومت جنوبی بھارت کی ایک طاقتور حکومت تھی۔ تامل ناڈو کا مقام کانچی پورم اس حکومت کی راجدھانی تھا۔ مہیندر ورمن ایک

مہابلی پورم کے 'رتھ مندر'

باصلاحیت پلّو راجا تھا۔ اس نے پلّو حکومت کو وسعت دی۔ وہ خود ڈراما نویس تھا۔ مہیندر ورمن کے بیٹے نرسنہہ ورمن نے چالوکیہ راجا پُل کیشی دوم کے حملے کو پسپا کر دیا۔ اس کے دورِ حکومت میں مہابلی پورم کے مشہور رتھ مندر تراشے گئے۔ یہ رتھ مندادر سالم پتھروں میں تراشے گئے ہیں۔

پلّو راجاؤں کا جنگی بیڑہ بے حد طاقتور اور ہتھیاروں سے لیس تھا۔ ان کے زمانے میں بھارت کے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک سے قریبی تعلقات پیدا ہوئے۔ اندرون ملک اور بیرونِ ملک کی تجارت نے خوب ترقی کی۔ ہیون سانگ کانچی آیا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ ان کی حکومت میں تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری اور انصاف کا سلوک کیا جاتا تھا۔

۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

راشٹرکوٹ راج گھرانے کی خوش حالی اور ترقی کے زمانے میں ان کی حکومت وِندھیہ پہاڑ سے جنوب میں کنیا کماری تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجا دَنتی دُرگ نے پہلے ان کا اقتدار مہاراشٹر میں قائم کیا۔ راجا کرشن اوّل نے ویرُول (ایلورا) کا انتہائی مشہور کیلاش مندر ترشوایا۔

اب تک ہم نے خاص طور پر قدیم بھارت کے مختلف سیاسی اقتدار اور حکومتوں کی معلومات حاصل کی۔ اگلے سبق میں ہم قدیم بھارت کی سماجی اور تہذیبی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔

ایلورا کے کیلاش غار

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیری پلس آف دی اریتھرین سی:

پیری پلس کا مطلب معلومات کی کتاب، اریتھرین سی کا مطلب بحرِ احمر (سرخ سمندر)۔ یونان کے لوگوں کے مطابق بحرِ ہند اور ایران کی خلیج بحرِ احمر ہی کا حصہ تھے۔ 'پیری پلس آف دی اری تھرین سی' کا مطلب بحرِ احمر کی معلومات کی کتاب۔ یہ تقریباً پہلی صدی عیسوی کی کتاب ہے۔ اس کتاب کو لکھنے والا مصر کا رہنے والا ایک ملّاح تھا۔ بھارت کے ساحل، ایران کی خلیج اور مصر کے درمیان ہونے والی تجارت کی معلومات اس کتاب میں ہے۔ بیری غازہ یعنی بھڑوچ، نالا-سوپارا، کلیان، مجھیریس وغیرہ کا ذکر پیری پلس میں موجود ہے۔ 'مُجھیریس' کیرلا میں کوچین کے قریب واقع قدیم بندرگاہ تھی۔ آج وہ موجود نہیں ہے۔

مشق

(۱) بھلا پہچانیے تو!

۱۔ ساتواہن راجا اپنے نام سے پہلے کس کا نام لگاتے تھے؟

۲۔ قدیم زمانے میں کولھاپور کا نام -

(۲) سبق میں دیے ہوئے نقشے کا مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل جدول مکمل کیجیے:

پلّو	کانچی
....	ایہوٖلے، بدامی، پٹّدکل
ساتواہن	....

(۳) درج ذیل کی حکومتوں اور راجدھانیوں میں درجہ بندی کیجیے:

ساتواہن ، پانڈیا ، چالوکیہ ، واکاٹک ، پلّو ،
مدورائی ، پرتشٹھان ، کانچی پورم ، واتاپی

نمبر شمار	حکومت	راجدھانی
۱۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		

(۴) سبق میں دی ہوئی کسی تین تصویروں کا مشاہدہ کیجیے۔ آپ کو ان سے جو معلومات حاصل ہوتی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(۵) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ جنوب میں کون سی پرانی حکومتیں تھیں؟

۲۔ موریہ حکومت کے زوال کے بعد کن علاقوں کے مقامی راجا آزاد ہوئے؟

(۶) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ مہیندر ورمن کے کام لکھیے۔

۲۔ 'تری سمدر توئے پیت واہن' کا مطلب واضح کیجیے۔

۳۔ 'مُجھیریس' بندرگاہ سے کون سی اشیا برآمد کی جاتی تھیں؟

سرگرمی :

سبق میں آئی ہوئی تصویروں کو جمع کرکے اُن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسکول کی نمائش میں پیش کیجیے۔

***

5VH08D